

اندازہ شناس نہیں ہو سکتے۔

دیکھیے، چارہ جوئی میں بھی لذتِ آزار کا پہلو پیدا کر لیا۔

۷۔ **تشریح** : ہم ایسے محبوب پر مر مٹے ہیں، جو سہرا پانا زد و اندازہ کی بہار ہے، اس لیے ہماری لحد میں جو گردِ نظر آتی ہے، یہ گرد نہیں، بلکہ پھولوں کا جلوہ ہے اور بہارِ ناز نے ذرے ذرے میں پھول ہی کھلا دیے۔

۸۔ **لغات**۔ **ہیولی** : وہ مادہ جو ہستی کی صورتوں کا محل سمجھا جاتا ہے مثلاً مٹی سے کرپلے گھوڑا بنا لیا، پھر اسی مٹی سے ایک پرندہ تیار کر لیا۔ گھوڑے اور پرندے کا ہیولی وہ مٹی ہے جس سے یہ بنے۔

ناسور : وہ زخم جو ہمیشہ رستا رہے اور کبھی اچھا نہ ہو۔

تشریح : میرے جسم میں جو خون ہے، وہ بھی درد کی لذت میں ڈوبا ہوا ہے اور اس لذت سے اسے فراغت حاصل نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ اس خون کی ایک ایک بوذ ایک نئے ناسور کا ہیولی بنی ہوئی ہے۔ گویا جسم کا ایک ایک قطرہ خون ناسور بن جانے والا ہے، جو ہمیشہ رستا رہے گا اور کبھی اچھا نہ ہوگا۔

۹۔ **لغات**۔ **نخوت** : تکبر۔ **غور**۔

قلزمِ آشامی : سمندر پی جانا، یعنی پی جانے کی ہر حد توڑ دینا۔

تشریح : ساقی کو اپنی بخشش و عطا پر بڑا غور تھا، لیکن میں سمندر کے سمندر انڈیل لینے والا بادہ کش آگیا تو ساقی کا تکبر و غرور ختم ہو گیا۔ ثبوت یہ ہے، آج مینا کی گردن میں موجِ شراب کی کوئی رگ نظر نہیں آتی، یعنی صراحیاں شراب سے بالکل خالی نظر آتی ہیں۔

ساقی کا دعویٰ یہ تھا کہ میری شراب پینا سہل نہیں۔ غالب کی بادہ نوشی نے یہ دعویٰ باطل کر دیا۔ دوسرے مصرع میں موجِ مے کی رگ مینا کی گردن میں نہیں، اس لیے کہا کہ کسی کا غرور ٹوٹ جاتا ہے تو گردن جھک جاتی ہے اور رگ گردن میں اکثر باقی نہیں رہتی۔ چونکہ غالب کثرت سے شراب پی گیا، صراحیاں خالی ہو گئیں